علامہ نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد النسفی کی داستان حیات

مفتی احمد خان سندھی متعلوی

اس دنیا میں ان گنت انسان حیات مستعار کے چند ایام لے کر آئے اور پھر اپنے گھر واپس ہو گئے لیکن ان میں سے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے جانے کے بعد بھی ان کے سنہری اقوال و افعال کے پھول مہکتے رہتے ہیں اور ان کی یادوں کا چمن زندہ و جاوید رہتا ہے اور ان کا تذکرہ خاصان خدا کے زمرے میں کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ جتنا خلق خدا سے گوشہ عافیت میں رہ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں اتنا ہی اللہ پاک ان کی شخصیت کو چار چاند لگاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے تذکرے کو ان کے جانے کے بعد بھی زندہ رکھتے ہیں۔

اس لیے کسی شخصیت کے چلے جانے کے بعد تذکرہ خیر کا باقی رہنا بھی محمود ہے نیز حدیث پاک میں بھی ہے کہ: 'اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کیا کرو'۔

ان ہی بندگان خدا میں سے ایک صاحب کمالات کثیرہ، علم و فضل، تقویٰ و طہارت، زہد و ورع کے ماہ تاباں علامہ نجم الدین عمر بن محمد النسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے، جن کی ضیاء پاشیوں سے ایک زمانہ تک عالم منور اور جگ مگاتا رہا۔ خلاق عالم نے آپ سے خدمت دین کا وہ کام لیا جو ایک جماعت مل کر بھی نہ کر سکے۔

ہم علامہ نسفی کی حیات مستعار پر اجمالاً ایک نظر ڈالتے ہیں۔

مولد و نسب: آپ کا اسم گرامی: عمر، کنیت: ابوحفص، لقب: مفتی الثقلین، نجم الدین والملۃ اور والد کا نام محمد ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: "ابوحفص نجم الدین عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل بن محمد بن لقمان النسفی" (۱)۔ آپ کو مفتی الثقلین کہنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات کو بھی تعلیم دیتے تھے۔ (ظفر المحصلین و کذا فی الفوائد البھیۃ، ص: ۱۵۰) آپ کی ولادت باسعادت ۴۶۱ھ (۲) میں ماوراء النہر کے علاقہ ترکستان کے شہر "نسف" میں ہوئی، اسی وجہ سے آپ "نسفی" کی نسبت سے مشہور ہوئے۔

تحصیل علم و افادہ: آپ نے جیسے ہی شعور کی آنکھ کھولی تو تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں حدِ کمال کو پہنچے۔ اپنے وقت کے بڑے بڑے شیوخ سے کسب فیض کیا جس میں اس زمانے کے امام، فاضل، اصولی، متکلم، ادیب، مفسر، محدث، نحوی، فقیہ اور مشہور ائمہ حفاظ شامل ہیں (ذکرہ ابن النجار) علم فقہ کی تعلیم صدر الاسلام ابوالیسر محمد بن محمد بن عبدالکریم بن موسی بزدوی (متوفی ۴۹۳) سے پائی تھی (۳)۔ ان کے علاوہ بہت سے شیوخ سے علم حاصل کیا تھا جن کی

فہرست آپ کی کتاب ''تعداد الشیوخ لعمر'' میں موجود ہے جو تقریباً پانچ سو کے قریب ہیں (۴)۔

صاحب ہدایہ مرغینانی نے فرمایا: ''سمعت نجم الدین عمر یقول: أنا أروی الحدیث عن خمسمائة وخمسین شیخا'' (۵)۔ میں نے نجم الدین عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حدیث کی روایت ساڑھے پانچ سو شیوخ سے کی ہے۔ بعض مشہور شیوخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ❶ اسماعیل بن محمد النوحی (۶) ❷ حسن ابن عبدالملک القاضی ❸ مہدی بن محمد العلوی ❹ عبداللہ بن علی بن عیسیٰ النسفی ❺ أبوالیسر محمد بن محمد النسفی ❻ أبومحمد حسن بن احمد السمر قندیؒ ❼ علی بن الحسن الماتریدی ❽ أبوالقاسم بن البیان ❾ حسین الکاشغری (۷)۔

آپ کی سند علم فقہ میں امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے وہ سند ''الفوائد البھیۃ'' میں اس طرح مذکور ہے: ''عن عمر بن محمد النسفی عن صدر الإسلام أبی الیسر محمد البزدوی عن أبی یعقوب السیاری عن أبی إسحاق الحاکم النوقدی عن الھندوانی عن أبی بکر الأعمش وأبی بکر الاسکاف وأبی القاسم الصفار والأعمش عن أبی بکر الإسکاف عن محمد بن سلمة عن أبی سلیمان الجوز جانی عن محمد والصفار عن نصیربن یحییٰ عن محمد بن سماعة عن أبی یوسف'' (الفوائد البھیئة) (۸)۔

آپ پوری زندگی اپنے علم وفضل سے دنیا کو منور فرماتے رہے اور آپ سے بہت سارے طالبان علوم وفنون نے کسب فیض کیا، خود آپ کے بیٹے ابواللیث احمد بن عمر المعروف بالمجد النسفی نے علم حاصل کیا۔ صاحب ہدایہ نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے ہیں۔ چنانچہ علامہ محی الدین ابومحمد عبدالقادر کی کتاب ''الجواھر المضیة'' میں مرقوم ہے: ''قلت: ھذا أحد مشایخ صاحب "الھدایہ"...... قال صاحب الھدایة: سمعت نجم الدین عمر یقول أنا أروی الحدیث۔ عن خمسمائة و خمسین شیخاً، قال: و قرأت علیه بعض تصانیفه، وسمعت منه کتاب "المسندات" للخصاف، بقراءة الشیخ الإمام ظھیر الدین محمد بن عثمان'' (۹)۔

اس کے علاوہ آپ کے چند مشہور تلامذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں: ❶ عمر بن محمد بن عمر العقیلی ❷ أبوبکر احمد البلخی المعروف بالظہیر ❸ محمد بن ابراہیم التورپشتی ❹ أبوحفص عمر بن أحمد الشیبی ❺ أبوالفضل محمد بن عبدالجلیل بن عبدالمالک حیدر السمر قندی ❻ أحمد بن محمد موفق الدین خطیب خوارزم ❼ أحمد بن موسیٰ الکشی ❽ أبوعبداللہ محمد بن الحسن بن محمد برہان الدین الکاسانی (۱۰)۔

وفات حسرت آیات: بقائے ابدی کی سزاوار صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے وہ ہی ازل سے ہے اور ابدالآباد ہر قسم کے نقص وزوال سے منزہ قائم ودائم رہے گی۔ اس کے سوا ہر کمال کا انجام زوال اور عظمت کا نتیجہ پستی ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی مشیت وارادے اور حکم کا غلام ہے اس وسیع وعریض کائنات میں پیش آنے والا ہر چھوٹا بڑا واقعہ اس تقدیر کی تصدیق کرتا ہے جو ازل سے طے شدہ اور مقرر ہے۔ نظم کائنات ہست وبود کا ہر ہر ذرہ اپنے وقت تک اپنی کارکردگی انجام دینے کے بعد نئے سفر کی طرف روانہ ہوجاتا ہے۔ اسی فلسفہ تقدیر کے مطابق علم وفضل کے مینارہ نور شیخ نجم

الدین ابوحفص عمر النسفی شہر سمرقند میں شب پنجشنبہ ۱۲/ جمادی الثانیہ ۵۳۷ھ کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (۱۱) جس کی موت بجا طور پر ''موت العالِم موت العالَم'' کا مصداق اور اس کے اٹھ جانے سے دنیاوی علم ومعرفت، تقویٰ وطہارت کے ایک چلتے پھرتے نمونے سے محروم ہوگئی۔ اِناللّٰہ واِناالیہ راجعون۔

مادہ تاریخ فقیہ والا قدر اور مقبول عصر ہے۔

۵۳۷ ۵۳۷

روئے زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست

رویس نہ کرد کہ ازیں خاکداں گذشت (۱۲)

وفات کے بعد کا واقعہ: وفات کے بعد کسی نے علامہ نسفی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر نکیر کے سوالات کا معاملہ کیسا گزرا؟ انھوں نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے میری روح واپس کی اور منکر نکیر نے سوالات کیے، میں نے کہا ان کا جواب نظم میں دوں یا نثر میں، انھوں نے کہا نظم میں:

ربی اللّٰہ لا الٰہ سواہ ونبیی محمد مصطفاہ

دینی الاسلام فعلی ذمیم اسئل اللّٰہ عفوہ وعطاہ (۱۳)

علامہ نسفی کے بارے میں علماء کی آراء: علامہ نسفی رحمہ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے صاحب علم وفضل شخصیت تھے۔ آپ کا شمار فقہ حنفی کے اساطین میں ہوتا ہے، جن کے قلم نے فقہ، کلام، ادب، تفسیر، تاریخ ودیگر علوم وفنون پر تقریباً سو کتابوں کو مدون کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے زمانے کے علماء اور متاخرین علماء ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

علامہ سمعانیؒ نے علامہ نسفی پر حدیث کے بارے میں جرح فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: ''وطالعت مجموعاته فی الحدیث ورأیت فیها من الغلط وتغییر الأسماء وإسقاط بعضها شیئاً کثیراً وأوهاماً عیر محصورة...... ولکن کان مرزوقاً فی الجمع والتصنیف کتب إلی بإجازة بجمیع مسموعاته ومجموعاته ولوأدر که بسمر قند حیاً، وحدثنی عنه جماعة، قال إنما ذکرته فی هذا المجموع لکثرة تصانیفه وشیوع ذکره وإن لم یکن إسناده عالیاً، وکان ممن أحب الحدیث فی طلبه ولم یرزق فهمه'' (۱۴)۔

میں نے اس کے احادیث کے مجموعے کا مطالعہ کیا تو میں نے اس میں غلطیاں اور ناموں کی تبدیلی بعض اشیاء کا حذف اور بے شمار اوہام پائے...... لیکن اس کے اندر جمع اور تصنیف کا ملکہ تھا اور اس نے اپنے تمام مجموعات ومسموعات کی اجازت مجھے لکھی...... میں نے اپنے مجموعہ میں ان کا تذکرہ اس کی کثرت تصانیف اور اس کی شہرت کی وجہ سے کیا، اگر چہ

اس کی سند عالی نہیں، ان کا شمار ان مشائخ میں ہوتا تھا جنہیں تلاش حدیث سے بہت محبت تھی لیکن دقائق سمجھنے کی صلاحیت سے عاری تھے۔

اس کے باوجود علامہ سمعانی ان کی تعریف میں رطب اللسان بھی ہیں اور اس کے علم وفضل کے معترف بھی ہیں۔ چنانچہ آپ ''تحبیر'' میں فرماتے ہیں: ''امام فقیه، عارف بالمذهب، والأدب، صنف التصانيف فی الفقه والحدیث ونظم الجامع الصغير"...... کان شعر حسن علی طریقة الفقهاء والحکماء''(۱۵)۔

اس کے علاوہ علامہ ذہبی سیر اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: ''وكان صاحب فنون، ألف في الحديث، والتفسير، والشروط وله نحو من مائة مصنف''(۱۶)۔

علامہ ابن نجار نے بھی بھرپور انداز میں آپ کی مدح سرائی فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "كان اماماً، فاضلاً، أصوليا متكلما، مفسراً، محدثاً، فقيهاً، حافظاً نحوياً، أحد الأئمة المشهورين بالحفظ الوافر والقبول التام الخواص العلوم"(۱۷)۔

معجم المؤلفین میں آپ کی شخصیت کے بارے میں ان الفاظ کے ساتھ مدح مذکور ہے: ''مفسر، فقيه، حافظ، اصولی، مؤرخ، أديب۔ ناظم، لغوی مفسر، نحوی''(۱۸)۔

علامہ قاسم قطلوبغا فرماتے ہیں کہ: ''كان فقيها عارفا بالمذهب...... الخ''(۱۹)۔

علامہ زمخشری اور علامہ نسفی کے درمیان لطیفہ ملیحہ: ملا علی قاری نے نقل کیا ہے کہ علامہ نسفیؒ، علامہ جار اللہ زمخشری سے مکہ مکرمہ میں ملاقات کے لیے تشریف لے گئے، کیونکہ ''بہار عمر ملاقات دوستاں باشد'' دروازے پر دستک دی، علامہ جار اللہ زمخشریؒ نے اندر سے کہا: کون؟ موصوف نے جواب دیا عمر، زمخشری نے کہا: انصرف منصرف ہوجا یعنی: واپس ہوجا آپ نے فرمایا: عمر لا ینصرف عمر منصرف نہیں ہوتا، زمخشری نے جواب میں کہا: اذانکر صرف یعنی جب عمر نکرہ ہوجائے تو منصرف ہوجاتا ہے(۲۰)۔

تصانیف وتالیفات: آپؒ جامع الکمالات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو متعدد علوم وفنون پر دسترس کاملہ عطاء فرمائی تھی۔ اس لیے جہاں آپ نے درس وتدریس کے ذریعہ علم وفضل کے دریا بہائے اور علم کی تشنہ دنیا کو سیراب کیا وہاں آپ تصنیف وتالیف کے میدان کے بھی بہترین شہسوار تھے، آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس موضوع کا حق ادا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے مختلف علوم وفنون پر ایک سو کے قریب کتابیں تحریر فرمائیں۔ آپ کی بعض تصانیف بہت طویل وبسیط ہیں۔ آپ کی سب سے مہتم بالشان تصنیف ''التیسیر فی علم التفسیر'' ہے جو فن تفسیر کی کتب مبسوط میں مانی گئی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن النجار فرماتے ہیں: ''وله تصنيفات جليلة في التفسير والفقه وأجل تصنيفاته التيسير في التفسير''(۲۱)۔

نیز کشف میں اسی کتاب کے متعلق ذکر ہے:"فسر الایات بالقول وبسط فی معناها کل البسط "۔آپ کی دوسری بڑی کتاب"القند فی ذکر علماء سمرقند" ہے، جو علم تاریخ میں بے نظیر کتاب ہے۔ بیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے (ظفر المحصلین)۔آپ کی تیسری بڑی کتاب"الاشعار بالمختار من الأشعار "ہے۔تتبع وتلاش کے باوجود ہمیں ایک جلد دستیاب ہو سکی (واللہ أعلم بالصواب)۔

اس کے علاوہ آپ کی تصانیف بہت ساری ہیں، علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو کے قریب تک پہنچ جاتی ہے۔"وله نحو من مئة مصنف"(۲۲)۔

چند جلیل القدر تصانیف یہ ہیں:١-الاجازات المترجمة بالحروف المعجمة ٢-الأشعار بالمختار من الأشعار٣-الأكمل الأطول فی تفسير القرآن ٤-التيسير فی علم التفسير ٥-المواقيت ٦-منظومة الخلاقيات ٧-بعث الرغائب لبحث الغرائب ٨-تعداد الشيوخ لعمر ٩-قيدالأوابد ١٠-تاريخ بخارا ١١-تاريخ مرو ١٢-القند فی ذكر علماء سمرقند ١٣-نظم الجامع الصغير للشيبانی فی فروع الفقه الحنفی ١٤-تطويل الأسفار لتحصيل الأخبار ١٥-الجمل المأثوره ١٦-الخصائل فی المسائل ١٧-الخصائل فی الفروع ١٨-دعوات المستغفرين ١٩-عجالة النخشبی لضيفه المغربی ٢٠-طلبة الطلبة ٢١-العقائد النسفية ٢٢-شرح صحيح البخاری، سماه "النجاح فی شرح كتاب أخبار الصحاح" ٢٣-مجمع العلوم ٢٤-الفتاویٰ النسفية ٢٥-كتاب الشارع (۲۳)

حواشی

(١) كشف الظنون، ص: ١٢٣٠، لمصطفیٰ بن عبدالله الشهير بحاجی خليفه، مكتبة المثنیٰ، البيروت)
(الجواهر المضيئة، ص:٦٥٧، سير أعلام النبلاء: ١٢٧/٢٠) (الفوائد البهيئة، ص: ١٤٩)
(المذهب الحنفی لاحمد بن محمد نصيرالدين النقيب: ١٤٧/١، مكتبه الرشيد الرياض) (فی مقدمة "طلبة الطلبة"، ص: ١٠) (مقدمة "القند فی ذكر علماء سمرقند للعلامة النسفی، مكتبه الكوثر) (معجم المؤلفين تراجم الكتب العربية: ٣٠٥/٧، لعمر رضا الكحاله، داراحياء التراث العربی، بيروت)
(تاج التراجم فی طبقات الحنفية: ٣٩٤/١، لمحی القرشی الحنفی، ظفر المحصلين، ص: ٢٢٦)
(٢)(سير أعلام النبلاء: ١٢٧/٢٠، الفوائد البهية(ص: ١٥٠) ظفر المحصلين (ص: ٢٢٧) لیکن الجواهر المضيئة (٣٩٤/١)، تاج التراجم، ص: ١٦٣ اور القندفی ذكر علماء سمرقند(ص: ٨) میں

علامہ نسفی کی تاریخ پیدائش سے متعلق ۴۶۲ھ کی روایات بھی مذکور ہیں۔

(۳)(الفوائد البهيئة: ص ۱۵۰) (٤) (الفوائد البهية، ص:۱٤۹، مقدمة القند، ص:۹، ظفر المحصلين ص:۲۲۷) (٥) (مقدمة القند فى ذكر علماء سمرقند، ص:۸)

(٦) قال فى حاشية سير أعلام النبلاء نسبة إلى نوح أحد اجداده، وقد تحرفت فى "لسان الميزان"(٤/٢٢٧) الى التنوخى" (سير أعلام النبلاء: ٢٠/١٢٧) وايضا قال فى حاشية: "الجواهر المضيئة" التنوخى خطأ۔

(۷)(طبقات المفسرين للسيوطى، ص:۲۷، سيراعلام النبلاء: ۲۰/۱۲۷، ۱۲۸، الجواهر المضيئة، ص:٦٥٨، الفوائد البهية: ١٥٠، تاج التراجم فى طبقات الحنفية، ص:۲۸، مرآة الجنان: ۳/۲٦۸، معجم الادباء: ١٦/٧٠)

(۸) (الفوائد البهيئة: ۱٤۹۳، ۱٥۰) (۹) (الجواهر المضيئه فى طبقات الحنفية: ۲۸/٦٦٠)

(۱۰) (الفوائد البهية، ص: ۱٥۰، الجواهر المضيئه، ص: ٦٨٧، مقدمة "القندفى ذكر علماء سمرقند" ص: ۱۰، ظفر المحصلين، ص۲۲۸، معجم المؤلفين)

(۱۱)(كما فى سير أعلام النبلاء ومقدمة القند فى ذكر علماء سمرقند، وطلبة الطلبة، وظفر المحصلين)

(۱۲)(معجم المؤلفين: ۷/۳۰٥، مرآة الجنان: ۳/۲٦۸، سير أعلام النبلاء: ۲۰/۱۲۷، ظفر المحصلين، ص۲۲۸) (۱۳) (ظفرالمحصلين، ص۲۲۹) (١٤) (الجواهر المضيئة فى طبقات الحنفية، ص٦٥٩) (١٥) (ايضاً وكذا فى التجير أيضا: ١/٥٢٧) (١٦)(سير أعلام النبلاء: ٢/١٢٦)

(۱۷)(الفوائد البهيئة: ص ۱٥۰) (۱۸) (معجم المؤلفين، تراجم مصنفى الكتب العربية: ۷/۳۰٥)

(۱۹)(تاج التراجم فى طبقات الحنفية: ص٤٧)

(۲۰)(الفوائد البهية، ص ۱٥۰، ظفر المحصلين، ص۲۲۷) (۲۱) (الفوائد البهية، ص ۱٥۰)

(۲۲) (سير أعلام النبلاء: ۲/۱۲٦) (۲۳)(التحبير: ۱/٥۲۸، سير أعلام النبلاء: ۲۰/۱۲۷، الجواهر المضيئة: ۲/٦٥٩، كشف الظنون: ۱/۲٤۷)

ہمارے اسلاف: ہمارے اسلاف اپنے اخلاق واوصاف اور اپنے اندرون کو بخوبی جانتے تھے، ہر چیز اُن کے سامنے روشن اور عیاں ہوتی تھی وہ قرآن سے رہنمائی حاصل کرتے تھے، اسی عجیب وغریب کتاب میں اپنے چہرے اور اپنے اخلاق واطوار کی سچی اور صحیح تصویر تلاش کرتے تھے۔ اور بہت آسانی سے خود کو اس کتاب میں پا جاتے تھے اور پہچان لیتے تھے، اگر ذکر خیر ہوتا تو خدا کا شکر ادا کرتے اور کچھ اور ہوتا تو استغفار کرتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔ (مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)